JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 18, Issue: 02, Jan – Jun 2025

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

برصغیر میں رائج مذاہب میں پانی کی تقدیس کا تاریخی جائزہ

A Historical Review of Water Sanctification in Subcontinent Prevalent Religions

Dr. Sajila Kausar *
Associate Professor/Chairperson, Department of World Religions & Interfaith Harmony,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan.
Shanza Zulfiqar
BS Islamic Studies, Department of World Religions & Interfaith Harmony,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan.

ABSTRACT

Water is basic necessity of life. Survival of this universe depends upon it. This significance of water is maintained from the advent of life on this universe and will remain same till its end. Major part of earth is filled with water. It has its multiple roles and features for proper functioning and growth of each organism of this planet. But despite this basic scientific importance of water, there is another entirely different approach in almost all religions about water that is its religious and spiritual sanctity. There is a thorough concept of sacredness of water equally in sematic and non-sematic religions. Whether it can vanish all sins of a human is a controversial aspect, anyhow its sanctity is a similarity index among all religions. This research is highlighting a historical perspective of sematic and non-sematic religions of sub-continent about sanctity of water.

Keywords: *Holy Water, Religions, Sematic and non-Sematic, spiritual sanctity, Sub-continent.*

تعارف

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍ[1] ترجمہ: اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا". پانی زمین پر موجود ہر جاندار کی زندگی کے لیے ضروری ہے۔ یہ بارش، دریا، سمندر، جھیل، چشموں اور برف کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ زمین کا تقریباً 71 فیصد حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ الغرض پانی قدرت کا وہ انمول تحفہ ہے جو سائنسی طور پر زندگی کے تمام مظاہر کی بنیاد ہے۔ یہ ہائیڈروجن اور آکسیجن کے ملاپ سے وجود پاتا ہے (H_2O) اور

زمین پر تمام جانداروں کی بقا، صفائی اور نشو و نما کے لیے ناگزیر ہے۔ سائنسی لحاظ سے پانی جسم کی تطہیر، درجہ حرارت کے توازن، اور حیاتیاتی افعال کی کارکردگی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

مذہبی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو تمام بڑے مذاہب میں پانی کو ایک مقدس، علامتی اور روحانی ذریعہ مانا گیا ہے۔ ہندو مت میں دریاؤں، خاص طور پر گنگا کو دیوی مان کر اس میں اشنان کو نجات کا ذریعہ تصور کیا گیا ہے۔ بدھ مت میں پانی سکون، مراقبہ اور اندرونی طہارت کی علامت ہے، جبکہ جین مت میں پانی میں جانداروں کی موجودگی کے اعتقاد کی وجہ سے اس کے استعمال میں غیر معمولی احتیاط برتی جاتی ہے، جو ان کے عدمِ تشدد کے اصول کا عکس ہے۔ سکھ مت میں امرت (مقدس پانی) کے ذریعے خالصہ میں داخلہ ہوتا ہے اور اسے روحانی طاقت کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔ اسلام میں پانی وضو، غسل اور طہارت کا بنیادی ذریعہ ہے، جبکہ زمزم کا پانی ایک معجزہ اور شفاء کا وسیلہ ہے۔ عیسائیت میں بپتسمہ کے ذریعے پانی کو گناہوں کی معافی اور روحانی زندگی میں داخل ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے، اور یہودیت میں مِک وے کے ذریعے روحانی صفائی اور تجدیدِ عہد کا تصور موجود ہے۔ یوں پانی تمام مذاہب میں ایک مشترکہ علامت کے طور پر سامنے آتا ہے جو طہارت، شفاء، روحانیت اور رب سے تعلق کا مظہر ہے، اور سائنسی و روحانی پہلوؤں کو یکجا کرتا ہے۔

سامی مذاہب میں پانی کی تقدیس

سامی مذاہب میں اسلام، یہودیت اور عیسائیت شامل ہیں۔ آئندہ سطور میں سامی ادیان میں پانی کی تقدیس تاریخ کے آئینے میں پیش کی جائے گی۔

دین اسلام میں پانی کی تقدیس

اسلام دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک ہے اور آج بھی کروڑوں لوگ اس پر عمل پیرا ہیں۔ اس کی تعلیمات آج بھی انسانیت کے لیے روشنی کا مینار ہیں اور تا قیامت رہیں گی۔ مختلف مذاہب میں پانیوں کی تقدیس کے متعلق اس تحقیق میں سب سے پہلے میں دین اسلام کے مقدس پانی آب زمزم کے بارے میں تفصیلات پیش کی جائیں گی-

آب زمزم ایک مقدس پانی کا چشمہ ہے جو کہ مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے قریب واقع ہے اس کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کہانی سے جڑا ہوا ہے۔ حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم سے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ اور اپنے بیٹے اسماعیل کو بے آب و گیاہ وادی مکہ میں چھوڑا۔ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتی رہیں اسی دوران اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل کے قدموں کے نیچے سے زمزم کا چشمہ جاری کیا۔ تمام مسلمان آب زمزم

کو بہت مقدس سمجھتے ہیں۔ زمزم کا پانی مسلمانوں کے لیے روحانی اور جسمانی شفا کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور اسے حج اور عمرہ کی ادائیگی کے دوران پینا سنت ہے۔ تمام مسلمان وضو کرتے اور آب زمزم کو کپڑوں پر لگاتے ہیں۔

آب زمزم کی تاریخ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شمار اولوالعزم پیغمبروں میں ہوتا ہے ان کا لقب خلیل اللہ (اللہ کا دوست) ہے۔ آپ کی پیدائش عراق کے شہر اُور یا بابل میں ہوئی۔ آپ کی قوم، قوم آزر (بت پرست) تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی۔ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے اپنا گھر بار چھوڑ کر خدا کے حکم پر کنعان ہجرت کی۔ آپ کی دو بیویاں تھی، ایک کا نام سارہ اور دوسری کا نام ہاجرہ تھا، حضرت سارہ بے اولاد تھی ان کو اس بات کا دکھ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ اولاد کے حصول کے لیے انہوں نے اپنی لونڈی حضرت ہاجرہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجیت میں دیا جن سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے۔ حضرت اسماعیلؑ کی پیدائش آپ کی خوشیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ خدا نے حضرت سارہ کو بھی اولاد عطا کی جس کا نام اسحاق علیہ السلام رکھا گیا۔

جب حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ حضرت ہاجرہ کو اپنے سے دور بھجوا دیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ انہیں اور اپنے نومولود بچے حضرت اسماعیلؑ کو لے کر مکہ کے اس مقام پر چلے آئے جہاں انہوں نے بعد میں بیت العتیق (قدیم خانہ کعبہ) تعمیر کیا جیسا کہ مورخین نے احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے روایات پیش کی ہیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ کو اس بے آب و گیاہ خشک پہاڑی پر چھوڑ کر ان سے رخصت ہونے لگے بلکہ پیٹھ موڑ کر چل بھی دیئے تو انہوں نے آپ کا دامن پکڑ کر کہا "آپ ہمیں اس چٹیل اور ویران جگہ چھوڑ کر کہا جا رہے ہیں؟ یہاں ہماری دیکھ بھال کون کرے گا اور ہمیں کون کھلائے پلائے گا؟" لیکن ابراہیمؑ یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے رخصت ہو گئے۔ حضرت ہاجرہ کو یہ محسوس ہوا کہ ان کا بچہ پیاسا ہو گا جب کہ وہ خود بھی پیاسی تھیں فاران کی پہاڑی سے صفا کی پہاڑی کی طرف رخ کیا اور وہاں کھڑے ہو کر نیچے وادی پر نظر ڈالی تو انہیں وہاں چٹیل میدان ہی نظر آیا جہاں دور تک کوئی آدم نہ تھا۔ پھر وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی دوسری پہاڑی مروہ پر پہنچیں اور نیچے وادی پر دور تک نظر ڈالی تو وہاں بھی انہیں کوئی انسان نظر نہ آیا۔ اسی طرح انہوں نے صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان دوڑتے ہوئے سات چکر لگائے لیکن انہیں وہاں کہیں دور تک کوئی آدمی نظر آیا نہ پانی کے آثار نظر آئے۔ آخر کار تھک کر اپنے بیٹے اسماعیلؑ کے پاس آئیں جنہیں وہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان دوڑتے ہوئے مڑ مڑ کر دیکھتی بھی جاتی تھیں لیکن جب وہ وہاں سے آخری چکر لگا کر اپنے بیٹے کے پاس پہنچیں تو کیا

دیکھتی ہیں کہ وہاں قدرت الٰہی سے پانی ابل ابل کر پتھروں کے نیچے سے اوپر آرہا تھا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے حسب وعدہ ان کی اور ان کے بیٹے کی جان بچالی تھی۔ حضرت ہاجرہ نے صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگائے تھے انہی کی یاد میں حجاج ان پہاڑیوں کے درمیان انہی کی طرح دوڑتے ہوئے سات چکر لگاتے ہیں جنہیں "سعی" کہا جاتا ہے اور زمزم کا یہ چشمہ قیامت تک رہے گا۔ جس سے اہل مکہ کے علاوہ تمام دنیا کے مسلمان سیر اب ہوتے ہیں۔[2]

آب زمزم کی فضیلت

زمزم کا چشمہ اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ ہے جو حضرت اسماعیلؑ کے لیے حضرت ہاجرہ کی دعا کے نتیجے میں جاری ہوا یہ چشمہ صدیوں سے جاری ہے جو اللہ کی قدرت کی علامت ہے۔ آب زمزم کو جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لیے شفا سمجھا جاتا ہے۔ بہت سے صحابہ اور بزرگان دین نے اس سے شفا پائی اور دعا کی برکت حاصل کی۔ زمزم کا پانی پینا اور اس سے وضو کرنا حج و عمرہ کی سنتوں میں شامل ہے اور حرمین شریفین میں موجود مسلمان اسے احترام سے پیتے ہیں۔ ہزاروں سال گزر جانے کے باوجود یہ چشمہ خشک نہیں ہوا جو ایک عظیم نشانی ہے۔

احادیث کی روشنی میں آب زمزم کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> عن ابن عباس رضى الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ماءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ۔[3]
>
> حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما: زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے، وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمزم محض پانی نہیں بلکہ نیت کے ساتھ جڑا ہوا ایک معجزہ ہے۔ اگر اسے شفا، علم، یا کسی بھی نیک مقصد کے لیے پیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیتا ہے۔

آب زمزم کا استعمال

مسلمان حج و عمر کے دوران اسے نوش کرتے ہیں، اپنے ساتھ لے کر آتے ہیں اور مختلف بیماریوں یا روحانی ضروریات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ آب زمزم کا استعمال صرف جسمانی تشفی کے لیے نہیں بلکہ روحانی تطہیر، برکت اور دعا کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔ جو اسے اسلامی عقیدے میں پانی کے تقدیس کی ایک نمایاں مثال بناتا ہے۔ آبِ زمزم مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام کے اندر واقع ایک مقدس کنواں ہے، جسے اسلامی روایات کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کی اہلیہ حضرت ہاجرہ اور ان کے شیر خوار بیٹے

حضرت اسماعیلؑ کی پیاس بجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر زمین سے جاری فرمایا۔ حضرت ہاجرہ جب پانی کی تلاش میں صفاو مروہ کے درمیان دوڑ رہی تھیں، تو اسی دوران حضرت اسماعیلؑ کے قدموں کے پاس سے پانی کا چشمہ پھوٹا، جسے "زمزم" کہا گیا۔ یہ پانی نہ صرف پیاس بجھانے والا ہے بلکہ روحانی، جسمانی اور شفابخش اثرات کے حوالے سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ فرمان نبوی کہ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے، وہی حاصل ہوتی ہے آبِ زمزم کو اسلامی عبادات، خصوصاً حج اور عمرہ کے موقع پر خاص فضیلت عطا کرتا ہے، اور اسے دنیا بھر کے مسلمان احترام اور عقیدت سے پیتے ہیں۔

حوض کوثر

حوض کوثر اسلامی روایات کے مطابق جنت میں ایک خاص اور عظیم حوض (حوضِ آب) ہے جو قیامت کے دن پیغمبر اکرم ﷺ کی امت کے لیے مخصوص ہوگا۔ اس حوض کے بارے میں قرآن اور احادیث میں ذکر موجود ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: "اِنّا اَعطَینکَ الکَوثَر[4]" بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا۔ یہاں "کوثر" کا مطلب بہت زیادہ خیر و برکت ہے، اور مفسرین کے مطابق اس سے مراد جنت میں ایک نہر یا حوض ہے جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کی گئی۔

پیغمبر اکرم ﷺ کی متعدد احادیث میں حوض کوثر کا ذکر آیا ہے۔ مستند احادیث کے مطابق، حوض کوثر کی چوڑائی اور لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس میں آنے والے سونے اور چاندی کے پیالے لیے ہوں گے جن سے امت کے افراد پانی پی سکیں گے۔ جو ایک بار پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ حوضِ کوثر کا تصور اسلامی تاریخ کے ابتدائی دور سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے عقائد کا حصہ رہا ہے۔ اس کا ذکر قرآن میں (سورۃ الکوثر) اور پھر احادیث میں واضح طور پر ملتا ہے، جس کی بنا پر اسے اسلامی عقائد میں مرکزی مقام حاصل ہے۔ اس کا پانی نہایت پاکیزہ اور روحانی برکت کا حامل ہوگا، اور اسے پینے والا شخص کبھی پیاسا نہ ہوگا۔[5]

عیسائیت میں پانی کی تقدیس

عیسائیت کا آغاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوتا ہے، حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش، معجزات، صلیب پر چڑھایا جانا اور قیامت (یعنی مردوں میں سے زندہ ہونا) جیسے عقائد عیسائیت کی بنیاد ہیں۔ عیسائی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے انسانوں کے گناہوں کے کفارے کے لیے جان دی۔ عیسائیت ایک توحیدی مذہب ہے جو پہلی صدی عیسوی میں رومی سلطنت کے علاقے فلسطین میں ابھرا۔ اس کا آغاز حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات سے ہوا جنہیں عیسائی خدا کا بیٹا اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ بپتسمہ کے معنی ہوتے ہیں

پانی سے دھونا یہ ایک قسم کا غسل ہوتا جو لوگ جب عیسائیت اختیار کرتے ہیں تب ان کو بپتسمہ دیا جاتا ہے اس کے بغیر کسی انسان کو عیسائی نہیں کہا جاسکتا۔

بپتسمہ کی تاریخ

بپتسمہ ایک مقدس مذہبی رسم ہے جس کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل بھی موجود تھی لیکن اس کو مرکزی حیثیت عیسائیت میں ملی۔ پانی کے ذریعے انسان کو روحانی پاکیزگی، توبہ اور نجات کی علامت کے طور پر خدا کے ساتھ نئے عہد میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ رسم فرد کے گناہوں سے پاک ہونے اور عیسائیت میں داخلے کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ بپتسمہ کا آغاز حضرت یوحنا کے ہاتھوں تقریبا 26–30 عیسوی میں ہوا۔ وہ لوگوں کو دریائے اردن میں پانی میں ڈبو کر توبہ اور روحانی پاکیزگی کی تعلیم دیتے تھے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں اور آنے والے نجات دہندہ (حضرت عیسیٰؑ) کے لیے خود کو تیار کریں۔ متی کی انجیل میں ذکر ہے کہ یوحنا لوگوں کو بپتسمہ دے رہے تھے اور ان سے کہتے تھے "توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے"[6]۔ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام نے خود بھی یوحنا سے بپتسمہ لیا جس کے بعد یہ رسم زیادہ اہم اور روحانی حیثیت اختیار کر گئی۔ متی کے ہی مطابق حضرت عیسیٰ کے بپتسمہ کے وقت آسمان سے آواز آئی "یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں بھی خوش ہوں"[7]۔ بپتسمہ روحانی طہارت کے لیے، توبہ کرنے کے لیے، عیسائیت میں شمولیت کے لیے اور حضرت عیسیٰ کی سنت پر عمل کرنے کے لیے ہے۔

بپتسمہ کا طریقہ کار

یروشلم کے مشہور عالم سائرل نے اس رسم کو بجالانے کا طریقہ یہ لکھا ہے۔ کہ امیدوار کو بپتسمہ کے کمرے میں اس طرح لٹا دیا جاتا ہے کہ اس کا رخ مغرب کی جانب ہو پھر امیدوار اپنے ہاتھ مغرب کی طرف پھیلا کر کہتا ہے: "اے شیطان میں تجھ سے اور تیرے ہر عمل سے دستبردار ہوں"۔ پھر وہ مشرق کی طرف رخ کر کے زبان سے عیسائی عقیدہ کا اعلان کرتا ہے اس کے بعد اسے ایک اندرونی کمرے میں لے جایا جاتا ہے جہاں سر سے پاؤں تک ایک دم کئے ہوئے تیل کی مالش کی جاتی ہے۔ اس کے بعد بپتسمہ کے حوض میں ڈال دیا جاتا ہے اس موقع پر بپتسمہ دینے والے اس سے تین سوال کرتے ہیں کہ "کیا وہ باپ، بیٹے اور روح القدس پر مقررہ تفصیلات کے ساتھ ایمان رکھتا ہے؟" ہر سوال کے جواب میں امیدوار کہتا ہے: "ہاں میں ایمان رکھتا ہوں"۔ اس سوال وجواب کے بعد اسے حوض سے نکال لیا جاتا ہے اور اس کی پیشانی، کان، ناک اور سینے پر دم کئے ہوئے تیل سے دوبارہ مالش کی جاتی ہے۔ اور پھر اس کو سفید کپڑے پہنا دیے جاتے ہیں جو اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ بپتسمہ کے ذریعہ

یہ شخص سابقہ تمام گناہوں سے پاک صاف ہو چکا ہے۔ اس کے بعد بپتسمہ پانے والوں کا جلوس ایک ساتھ کلیسا میں داخل ہوتا ہے اور پہلی بار عشاء ربانی کی رسم میں شریک ہوتا ہے۔[8]

اجتماعی بپتسمہ

ہر سال عید پنجہ کے موقع پر اجتماعی طور پر جملہ مردوں اور عورتوں پر بپتسمہ لینا لازم ہے۔ عید پنجہ کے پانچوں دن کھانے سے پہلے تین بار پانی میں غوطہ لگانا ضروری ہے۔ جس کا مقصود سال گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ عید پنجہ کے موقعہ پر دن رات کسی بھی وقت اصطباغ کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ بقیہ ایام میں یہ رسم صرف دن میں ادا کی جاتی ہے۔

چرچ میں مذہبی رسومات کے لئے پانی کا استعمال

چرچ میں مذہبی رسومات کے لئے پانی کا استعمال عیسائیت میں نہایت اہم روحانی و علامتی معنی رکھتا ہے۔ چرچ میں پانی کا سب سے اہم استعمال بپتسمہ کی رسم ہے۔ پانی جسمانی پاکیزگی کی علامت ہونے کے ساتھ ساتھ روحانی صفائی کی نشانی بھی سمجھا جاتا ہے۔ کچھ کلیساؤں میں پورے جسم کو پانی میں ڈبونے کی رسم ہے، جبکہ کچھ میں پانی چھڑکا جاتا ہے۔ چرچ میں عبادت سے قبل یا خاص مواقع پر مقدس پانی کو چھڑکا جاتا ہے۔ یہ عمل روحانی صفائی، شیطانی اثرات سے تحفظ اور برکت کی نیت سے کیا جاتا ہے۔ چرچ میں اشیاء (مثلاً قربان گاہ، موم بتیاں، صلیب، مقدس کتابیں) یا عبادت گزاروں کو مقدس پانی کے ذریعے برکت دی جاتی ہے۔ کاہن مقدس پانی چھڑک کر دعا کرتا ہے تاکہ خدا کی رحمت نازل ہو۔[9]

میت اور اس کے احکام

صابی شخص جب جاں کنی کے عالم میں ہوتا ہے تو روح نکلنے سے پہلے بہتی نہر میں لے جا کر بپتسمہ دلایا جاتا ہے۔ اگر وہاں لے جانے سے پہلے ہی انتقال ہو گیا تو وہ نجس مانا جاتا ہے اور اس کو چھونا حرام ہوتا ہے۔ چرچ میں میت پر مقدس پانی چھڑکا جاتا ہے جو بپتسمہ کی یاد دہانی اور آخری برکت ہے اور یہ دعا کی جاتی ہے کہ مرنے والے کو ابدی زندگی نصیب ہو۔[10]

عیسائیت میں پانی کو پاکیزگی، نجات اور نئی روحانی زندگی کی علامت کے طور پر بڑی اہمیت حاصل ہے۔ سب سے اہم مذہبی عمل "بپتسمہ، جس میں پانی کے ذریعے گناہوں کی، معافی، روحانی تطہیر، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات میں شامل ہونے کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بپتسمہ کا عمل حضرت یحیی علیہ السلام سے منسوب ہے، جنہوں نے دریائے اردن میں حضرت عیسیٰؑ کو بپتسمہ دیا۔ اس مذہبی رسم میں پانی کو علامتی طور پر "پرانے گناہوں کو دھونے" اور "نئی زندگی کے آغاز" کے طور پر اپنایا جاتا ہے۔ یوں عیسائی روایت میں پانی نہ صرف ایک طہارت کا ذریعہ ہے، بلکہ ایمان، نجات اور روحانی احیاء کی علامت بھی ہے۔

یہودیت میں پانی کی تقدیس

یہودیت دنیا کا ایک قدیم توحیدی مذہب ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تعلق رکھنے والی قوم بنی اسرائیل پر مبنی ہے۔ یہ مذہب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی تعلیمات اور شریعت (توریت) پر قائم ہے۔ یہودیت نہ صرف ایک مذہب ہے بلکہ یہودی قوم کی ثقافت، تاریخ اور طرز زندگی کا بھی احاطہ کرتا ہے۔

یہودیت میں مقدس پانی کا تصور صرف طہارت کا ذریعہ نہیں بلکہ خدا کے معجزات، ہدایت اور بنی اسرائیل کی آزمائش کا بھی مظہر ہے۔ اس تصور کی بنیاد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں رکھ دی گئی، جہاں پانی بار بار ایک مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ جب بنی اسرائیل صحرائے سینا میں بھٹک رہے تھے اور پانی کی قلت سے دوچار ہوئے، تو حضرت موسیٰ نے خدا سے دعا کی۔ اللہ نے حکم دیا کہ وہ اپنی لاٹھی ایک مخصوص پتھر پر ماریں جس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، ہر قبیلے کے لیے الگ چشمہ تھا، جو عدل، حکمت اور معجزے کا نشان بن گیا۔

یہودیت میں مقدس پانی کی تاریخ

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں:

> یہ واقعہ بنی اسرائیل کے صحرانوردی (وادی سینا میں بھٹکنے کے) زمانے کا ہے، جب ان کو پانی کی سخت حاجت پیش آئی۔ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ ایک خاص پتھر پر اپنا عصا ماریں۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو اس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ مولانا لکھتے ہیں کہ "بارہ کا عدد" بنی اسرائیل کے **بارہ قبائل** کی طرف اشارہ ہے، اور ہر قبیلے کے لیے الگ چشمہ جاری ہوا تاکہ نہ آپس میں جھگڑا ہو، نہ کوئی محرومی محسوس کرے۔ مولانا مودودیؒ اس واقعے کو محض ایک معجزہ ہی نہیں بلکہ تنظیمی و سماجی حکمت کی علامت بھی سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قبیلے کو اس کا الگ حصہ عطا کیا۔ مزید یہ کہ وہ اس واقعے کو بنی اسرائیل کی ناشکری، اور اللہ کی نعمتوں کے باوجود ان کے رویے پر تنقید کے سیاق میں بیان کرتے ہیں۔[11]

مک وے

یہودیت کا دوسرا مقدس پانی مک وے ہے۔ موجود دور میں چار شرائط پر عمل کر کے غیر یہودی یہودیت اختیار کر سکتا ہے۔ جس میں سے ایک مِک وے میں غسل کرنا ہے۔ مِک وے یہودیوں کا مقدس تالاب ہے جس کا مقصد پاکی حاصل کرنا ہے۔ اس میں

غسل کرنے سے انسان مخصوص مذہبی اور ناپاکیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ یہودی شریعت کے مطابق مِک وے مخصوص حالات اور مواقع پر استعمال ہوتا ہے جن میں درج ذیل ہیں:

- مِک وے کا بنیادی مقصد روحانی اور مذہبی پاکیزگی حاصل کرنا ہے، نہ کہ صرف جسمانی صفائی حاصل کرنا ہے۔
- یہودی عقیدے میں مِک وے خدا کی حضوری کے لیے خود کو پاکیزہ بنانے کی علامت ہے۔ جیسا کہ ہیکل میں داخل ہونے سے قبل کیا جاتا تھا۔
- تورات اور تلمود میں مِک وے کا استعمال لازم قرار دیا گیا، اس لیے اسے استعمال کرنا مذہبی فریضہ سمجھا جاتا ہے۔
- اہم مواقع جیسے شادی، مذہب تبدیل کرنا، یا نئے مذہبی سال کا آغاز۔ ان تمام مواقع پر مِک وے کا استعمال ایک نئے آغاز کی علامت سمجھا جاتا ہے۔[12]

یہودیت کے مقدس پانی کا تصور: قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالی ہے:

> وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ فَقُلْنَا ٱضْرِب بِّعَصَاكَ ٱلْحَجَرَ ۖ فَٱنفَجَرَتْ مِنْهُ ٱثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ مِن رِّزْقِ ٱللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ[13]
>
> "اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا، تو ہم نے فرمایا: اپنی لاٹھی پتھر پر مارو، تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر گروہ نے اپنی پانی پینے کی جگہ پہچان لی۔ (ہم نے کہا:) اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور پیو، اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ"

یہ آیت بنی اسرائیل کے لیے اللہ کے ایک معجزے کو بیان کرتی ہے جب وہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ بیابان میں تھے اور پانی کی طلب کی، تو اللہ نے ایک چٹان سے بارہ چشمے جاری کر دیے — تاکہ ہر قبیلہ الگ سے پانی حاصل کر سکے۔[14]

> وَقَطَّعْنَٰهُمُ ٱثْنَتَىْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ إِذِ ٱسْتَسْقَىٰهُ قَوْمُهُۥٓ أَنِ ٱضْرِب بِّعَصَاكَ ٱلْحَجَرَ ۖ فَٱنۢبَجَسَتْ فَٱنفَجَرَتْ مِنْهُ ٱثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ ٱلْغَمَٰمَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ ٱلْمَنَّ وَٱلسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ[15]
>
> اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کر دیا جو کہ الگ الگ قومیں تھیں، اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی جب اس کی قوم نے اس سے پانی مانگا کہ: اپنی لاٹھی پتھر پر مارو، تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ

> نکلے۔ ہر گروہ نے اپنی پانی پینے کی جگہ پہچان لی۔ اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ان پر من و سلویٰ نازل کیا۔ (ہم نے فرمایا:) ہمارے دیے ہوئے پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ۔ لیکن انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

یہودیت میں پانی کو روحانی پاکیزگی اور طہارت حاصل کرنے کا ایک اہم اور خاص ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ مذہبی طور پر سب سے نمایاں عمل "مِک وے" طرز کا مقدس غسل ہے۔ یہ غسل مختلف مواقع پر فرض ہوتا ہے، جیسے عبادت سے قبل، عورتوں کے لیے حیض کے بعد، یا مذہب میں داخل ہونے کے وقت۔ مِک وے میں پانی کا استعمال گناہوں، ناپاکی یا دنیوی آلودگی سے نجات کی علامت کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے قدرتی پانی کا ہونا ضروری ہوتا ہے، جیسے بارش یا چشمے کا پانی۔ اس طرح، یہودیت میں پانی کو صرف جسمانی صفائی نہیں بلکہ روحانی تجدید اور الٰہی قرب کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔

غیر سامی مذاہب میں پانی کی تقدیس

برصغیر کے غیر سامی ادیان میں ہندومت، بدھ مت، جین مت اور سکھ مت شامل ہیں۔ آئندہ سطور میں ان مذاہب کے ہاں مقدس پانی کے تصور کا تاریخی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

ہندو مذہب میں پانی کی تقدیس

ہندومت دنیا کا قدیم ترین مذہب مانا جاتا ہے۔ ہندومت دراصل "سناتن دھرم" کے نام سے جانا ہے جس کا مطلب ہے "ازلی دین"۔ جس کے پیروکار زیادہ تر بھارت، نیپال اور دیگر جنوبی ایشیائی ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ ایک جامع مذہب ہے جو نہ صرف عقائد، عبادات اور رسومات پر مشتمل ہے۔ بلکہ ایک مکمل طرز زندگی اور فلسفہ حیات بھی پیش کرتا ہے۔

ہندوستان کی تہذیب، ثقافت اور مذہب میں گنگا اور جمنا کو ایک خاص روحانی مقام حاصل ہے۔ یہ دونوں دریا نہ صرف قدرتی وسائل ہیں بلکہ دیویوں کے روپ میں پوجے جاتے ہیں۔ ہندومت کے مطابق یہ دونوں مقدس دریا گناہوں سے نجات، روحانی پاکیزگی اور مکتی کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔ گنگا اور جمنا دونوں کو ہندو دھرم میں دیویوں کا درجہ حاصل ہے۔ گنگا کو "گنگا ماں" اور جمنا کو "یمنا دیوی" کہا جاتا ہے۔ ان دونوں کا ذکر ویدوں، پرانوں، رامائن اور مہابھارت جیسے مذہبی متون میں بار بار آیا ہے۔ یہ عقیدہ ہے کہ ان دریاؤں میں اشنان (غسل) کرنے سے تمام پاپ (گناہ) دھل جاتے ہیں۔

گنگا کی تاریخ

سنتانو ایک قدیم ریاست کا حکمران تھا جس کا دار لحکومت ہستنا پور تھا۔ ایک دن جب وہ شکار کے لیے گیا تو دریا کے کنارے اس کی ملاقات ایک خوبصورت عورت سے ہوئی۔ بادشاہ کو اس پیار ہو گیا، اس نے اپنے بارے میں بتاتے ہوئے اس عورت سے

پوچھا: "کیا تم میری بیوی بننا پسند کرو گی؟" وہ عورت بھی اس کی جانب ملتفت ہوئی اور کہا۔ ہاں، لیکن میری ایک بات دھیان سے سن لو، میں شادی کی بعد مکمل طور پر آزاد ہوں گی اور جو میرے جی میں آئے گا میں کروں گی۔ کسی بھی معاملے میں مجھ سے سوالات کرنے کا تمہں حق نہیں ہو گا۔ میں اس وقت تک تمہاری بیوی رہوں گی جب تک تم اس پر عمل کرو گے۔ سنتانو نے دل وجان سے اس کی شرط مان لی اور دونوں نے شادی کر لی۔ کچھ عرصے کے بعد ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، جیسے ہی لڑکا پیدا ہوا اس عورت نے لے جا کر اسے دریا میں پھینک دیا۔ سنتانو کو دکھ کے ساتھ ساتھ حیرت بھی ہوئی لیکن اس نے کوئی سوال نہ کیا، اگلے بچے کو بھی دریا میں ڈبو آئی۔ پھر اگلے بچے کو بھی دریا میں بہا آئی۔ وہ ہر بچے کو دریا میں پھینک کر چہرے پر مسکراہٹ لیے واپس محل آجاتی۔ اس کے شوہر نے اس خوف سے وہ اس کو چھوڑ کر نہ چلی جائے کبھی اپنی بیوی سے کوئی سوال نہ کیا، اس عادت کے علاوہ وہ ہر طرح سے ایک اچھی بیوی ثابت ہوئی تھی۔ جب آٹھواں بچہ پیدا ہوا تو وہ حسب معمول اسے ڈبونے کے لیے چلی، سنتانو بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ جب وہ بچے کو پھینکنے لگی سنتانو خاموش نہ رہ سکا اور چلایا۔ "یہ بہت خوفناک بات ہے، رک جاؤ۔ "اس نے بڑے سکون سے جواب دیا۔ "ٹھیک ہے، میں بچے کو چھوڑ رہی ہوں۔ لیکن ہمارے درمیان علیحدگی کا وقت آگیا ہے"۔ "جانے سے پہلے مجھے اتنا بتا دو کہ تم نے ایسا کیوں کیا" وہ بولی کہ میں ایک گنگا ہوں، اس دریا کی دیوی۔ میں نے انسانی روپ صرف اس لیے دھارا تھا کہ ان آٹھ بچوں کو جنم دے سکوں۔ جیسا کہ مقسوم تھا میں نے تمہارے ساتھ شادی اس لیے کی کیوں کہ صرف تم ہی ان کا باپ ہونے کے لائق تھے۔ یہ بچے آٹھ ویشو ہیں۔ اپنے پچھلے جنم میں ویسشٹھ کی نایاب گائے، نندنی، چرانے کے جرم میں انہیں زمین پر پیدا ہونے کی سزا دی گئی۔ ان میں سے سات کو پیدا ہوتے ہی وجود سے نجات مل گئی۔ اور وہ واپس سورگ میں پہنچ گئے۔ ان میں سے آٹھواں، جس نے اپنی بیوی کی تسکین کے لیے یہ تمام معرکہ ترتیب دیا اور جس نے اصل میں گائے چرائی تھی۔ یہ جو اب میرے پاس ہے، زمین پر انسانی روپ میں زندہ رہے گا۔ اس ساری وضاحت کے بعد گنگا کہنے لگی "اب میں اس بچے کو اپنے ساتھ لے جاؤں گی لیکن بعد میں تمہیں لوٹا دوں گی "سنتانو کے بے تحاشہ سوالات، وہ کیوں؟" کہاں؟ درمیان میں ہی رہ گئے۔ اور وہ وہاں بچے سمیت دریا میں غائب ہو گئی۔ کئی سال بعد، ایک بار پھر اسی مقام پر بادشاہ کی ملاقات گنگا سے ہوئی اور اس نے بادشاہ کا بیٹا واپس کر دیا۔ وہ اب جوان ہو چکا تھا۔ "میں نے اسے بڑی دیکھ بھال سے پروان چڑھایا ہے۔ اب یہ تمہارے ساتھ جا سکتا ہے۔ اس کا نام دیوورت ہے۔ بزرگ ویسشٹھ نے خود اسے ویدوں کی تعلیم دی ہے۔ یہ ایک عظیم جنگجو ہو گا۔ استروں کے استعمال کا ماہر ہو گا اور اس کو بہت سی ذہنی اور روحانی خوبیوں سے نوازا گیا ہے۔ اسے گھر لے جاؤ۔ "یہ کہہ کر غائب ہو گئی۔ بادشاہ سنتانو خوش خوش محل میں واپس پہنچا اور نوجوان کو اپنا ولی

عہد مقرر کیا۔ گنگا ایک انسانی روپ میں آئی تھی۔ اس کے پانی کو بہت مقدس مانا جاتا ہے اس کے پانی سے انسان کے تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں[16]۔

گنگا جل کا استعمال

گنگا جل (یعنی گنگا کا پانی) کا استعمال مذہبی، روحانی، اور ثقافتی طور پر ہندو مت میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

مذہبی استعمال

گنگا جل کو پاک (پوتر) مانا جاتا ہے اور اسے پوجا، ہوم، یا یگیہ کے دوران استعمال کیا جاتا ہے۔ مندروں اور گھروں میں دیوی دیوتاؤں کی مورتیوں کو گنگا جل سے ابھشیک کیا جاتا ہے۔ کسی بھی مذہبی رسم میں گنگا جل کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے تاکہ آس پاس کا ماحول پاک وصاف ہو جائے۔[17]

آخری رسومات

ہندو مت میں جب کسی کا انتقال ہوتا ہے، تو مرتے وقت گنگا جل پلانے کا رواج ہے تاکہ مرتا شخص گنگا ماتا کے پویتر پانی کے ساتھ اپنی روح کو آزاد کر سکے۔ انتیم سنسکار کے بعد راکھ (استھی) کو گنگا میں بہانا ایک عام روایت ہے تاکہ وہ مکتی حاصل کر سکے۔

شُدھی کرن (پاکی کے لیے)

گنگا جل کو پاکیزگی کی علامت سمجھا جاتا ہے، اس لیے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے، یا کسی ناپاک جگہ سے واپس آ کر گنگا جل کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔

روحانی اور ثقافتی پہلو

ہندو مت میں مانا جاتا ہے کہ گنگا جل میں روحانی طاقت ہوتی ہے، جو پاپوں کا ناش کرتی ہے اور انسان کی آتما کو شانت کرتی ہے۔

تہواروں اور مقدس دنوں (جیسے گنگا دشہرا) پر گنگا میں اشنان کرنے اور گنگا جل کا استعمال خاص اہمیت رکھتا ہے۔

روایتی اور روزمرہ کا استعمال

کئی گھروں میں گنگا جل کو بوتل میں بھر کر رکھا جاتا ہے اور کبھی کبھی اسے دوا کے طور پر یا دھارمک کاموں میں چھڑکا جاتا ہے۔

کچھ لوگ پینے کے پانی میں چند قطرے گنگا جل ملاتے ہیں تاکہ وہ پانی بھی شُدھ ہو جائے۔[18]

جمنا کی تاریخ

جمنا کو گنگا کی بہن کہا جاتا ہے جس طرح گنگا کو مقدس مانا جاتا ہے، ویسے ہی جمنا کو مانا جاتا ہے۔ جمنا کو یمنا بھی کہا جاتا ہے بھارت میں مشہور ندی ہے۔ اس کا آغاز ہمالیہ کے یمنوتر گلیشیئر سے ہوتا ہے، جو اتراکھنڈ میں واقع ہے۔ اس کا تعلق ہندو مذہب کی بہت

مشہور شخصیت بھگوان سے ہے۔ کرشن کا بچپن جمنا ندی کے کنارے گزرا اسی لیے ندی کو مقدس مانا جاتا ہے۔ کئی لیلائیں جمنا کے پانی سے جڑی ہوئی ہیں، جیسے کرشن کا گوالنوں کے ساتھ جل کھیل۔[19]

مذہبی حیثیت

ہندومت میں جمنا کا پانی نہایت مقدس سمجھا جاتا ہے۔ ہندو مذہب میں یمنا کو ایک دیوی کے طور پر بھی مانا جاتا ہے۔ اسے سوریا دیو (سورج دیوتا) کی بیٹی اور یم راج (موت کے دیوتا) کی بہن کہا جاتا ہے۔ یمنا دیوی کی پوجا کرنے والے مانتے ہیں کہ اس کے پانی سے گناہ دھل جاتے ہیں۔[20]

مذہبی رسومات میں استعمال

جمنا کا پانی پوجا، جنتر، اور شُدھی (پاکی) کے عمل میں استعمال ہوتا ہے۔ دیوالی سے دو دن پہلے "یما دوتیا" منائی جاتی ہے، جس میں بہنیں بھائیوں کو جمنا کے پانی سے نہلاتی ہیں۔[21]

ہندو مذہب میں گائے کے پیشاب کی تقدیس (Sanctity of Cow Urine in Hinduism)

ہر مذہب کی اپنی مخصوص رسوم، عقائد اور نظریات ہوتے ہیں، جو اس مذہب کے ماننے والوں کی روحانی، معاشرتی اور انفرادی زندگی پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ ہندومت، جو دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں شمار ہوتا ہے، فطرت پرستی، علامتی طہارت، اور حیاتیاتی عناصر کے تقدس پر مبنی ایک جامع نظامِ فکر پیش کرتا ہے۔ اس مذہب میں گائے کو خاص تقدس حاصل ہے اور اسے "گاؤ ماتا" یعنی ماں کا درجہ دیا گیا ہے۔ گائے کی جسمانی افادیت کے ساتھ ساتھ اس سے حاصل ہونے والی تمام اشیاء جیسے دودھ، دہی، گھی، گوبر اور پیشاب کو مذہبی و روحانی لحاظ سے نہایت محترم سمجھا جاتا ہے۔ گائے کے پیشاب، جسے ہندی و سنسکرت میں "گوموتر" کہا جاتا ہے، ہندو مذہب میں پاکیزگی، روحانی تطہیر اور جسمانی شفایابی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اسے نہ صرف مذہبی رسومات میں استعمال کیا جاتا ہے بلکہ آیورویدک طب میں اس کے طبی فوائد بھی بیان کیے گئے ہیں۔ گوموتر کو بعض عقیدت مند نہایت عقیدت کے ساتھ نوش بھی کرتے ہیں۔[22]

مذہبی بنیادیں

ہندومت کی مقدس کتابوں میں گائے کو دیوی کی مانند مقام حاصل ہے۔ رِگ وید، اتھروید اور یجُروید میں گائے کی اہمیت اور افادیت کے ساتھ ساتھ اس کے پیشاب کے فوائد کا ذکر موجود ہے۔ ہندو رسومات میں گوموتر کو پاکیزگی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

مذہبی مقامات کی صفائی

گھروں میں بدروحوں اور ناپاکی کے اثرات دور کرنے کے لیے چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ "پنچ گویہ" کی تیاری میں، جو پانچ اجزاء پر مشتمل ایک مقدس ہے: دودھ، دہی، گھی، گوبر اور گوموتر۔ یہ مرکب دیوی دیوتاؤں کی پوجا، یگ (ہون)، اور تطہیری رسومات میں استعمال ہوتا ہے۔

روحانی وعلامتی حیثیت

گائے کے پیشاب کو صرف ایک مادہ نہیں بلکہ روحانی صفائی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ کچھ ہندو روایات کے مطابق گوموتر گناہوں کی بخشش، کرموں کی صفائی، اور اندرونی و بیرونی آلودگی سے نجات کا ذریعہ ہے۔ کئی عقیدت مند روزانہ اس کا تھوڑا سا مقدار پیتے ہیں یا اسے جسم پر چھڑکتے ہیں، جس سے مرکب وہ روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کا یقین رکھتے ہیں۔ اور اسے گناہوں کی معافی، بدن کی پاکیزگی اور بیماریوں کے علاج کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔[23]

جین مت میں پانی کی تقدیس

جین مذہب دنیا کے قدیم ترین اور پُرامن مذاہب میں سے ایک ہے۔ یہ مذہب بنیادی طور پر عدم تشدد (آہنسا)، سچائی (ستیہ)، غیر ملکیت پسندی (اپریگراہ) اور روحانی آزادی (موکش) کی تعلیم دیتا ہے۔ جین مت کا مقصد روح کی پاکیزگی اور نجات حاصل کرنا ہے، جو صرف نفس پر قابو، سچائی، اور تمام جانداروں کے ساتھ ہمدردی سے ممکن ہے۔ یہ مذہب برصغیر ہند کی سرزمین پر ہزاروں سال سے پروان چڑھتا رہا ہے۔

جین مت میں مقدس پانی کا تصور

تب سمجھا جاتا ہے۔ جب وہ دھرم یا خدمت کے کسی نیک مقصد سے استعمال کیا جائے۔ صرف (sacred) پانی کو "پوتر" مقدس پانی میں نہانے سے کرم ختم نہیں ہوتے۔ جین فلسفے کے مطابق مکتی کے لیے باطنی پویترتا اور تپسیا ضروری ہے۔

کرموں سے نجات کا ذریعہ نہیں

جین مت کی بنیادی تعلیم کے مطابق کوئی بھی بیرونی عمل جیسے کہ غسل، یاترا یا مقدس پانی میں نہانا۔ انسان کے کرموں کو نہیں دھوتا جب تک اس کے ساتھ سچائی، پرہیزگاری اور اہنسا نہ ہو۔

پوجا میں پانی کا استعمال

جین مت کی پوجا میں آبیشیک (مورتی پر پانی یا دودھ بہانا) ایک اہم رسم ہے۔ اس میں پانی کو صفائی، عاجزی اور بھکتی کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ محض علامتی عمل ہوتی ہے جب انسان اپنے کرموں کو ترک اور نیک راستے پر چلے۔

مقدس پانی کی محدود روحانی حیثیت

جین فلسفہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ "صرف پانی میں نہانے سے انسان کے پاپ دھل نہیں جاتے، جب تک کہ وہ اپنے اندر کے کرموں کو تپسیا، اہنسا اور سچائی کے ذریعے ختم نہ کرے۔ جس طرح کہا جاتا ہے کہ گنگا میں نہانے سے پاپ دھل جاتے ہیں لیکن جین مت میں کہا جاتا ہے کہ مقدس پانی میں نہانے سے پاپ نہیں دھلتے۔[24]

بدھ مت میں پانی کی تقدیس

بدھ مت، روحانیت کا وہ پر امن راستہ ہے جو انسان کو خود شناسی، باطنی سکون اور ابدی نجات کی طرف لے جاتا ہے۔ اس مذہب کی بنیاد چھٹی صدی قبل مسیح میں رکھی گئی جب ایک شہزادے، سدھارتھ گوتم نے دنیا کی چمک دمک، دولت اور عیش و عشرت کو ترک کر کے سچ کی تلاش میں قدم بڑھایا۔ گہری سوچ، مراقبہ اور خود احتسابی کے بعد، انہیں روحانی بیداری حاصل ہوئی، اور وہ "بدھ "یعنی "روشن ضمیر" کہلائے۔ بدھ مت کا مرکزی پیغام دنیا کے دکھوں سے نجات ہے۔ ایک ایسا درد جو ہر انسان کی زندگی کا حصہ ہے۔ بدھ نے دکھ کی حقیقت، اس کے اسباب اور اس سے نجات کا مکمل راستہ چار عظیم سچائیوں اور آٹھ گنا راستے کی صورت میں پیش کیا۔ یہ راستہ انسان کو اعتدال، صداقت، رحم، عدم تشدد اور اندرونی پاکیزگی کی طرف مائل کرتا ہے۔ بدھ مت صرف مذہب نہیں بلکہ ایک مکمل طرزِ زندگی ہے، جو انسان کو خواہشات، غصے، حسد اور مادہ پرستی سے آزاد کر کے نروان یعنی نجات کی طرف لے جاتا ہے۔ اس میں عبادت کے بجائے عمل، تفکر اور مراقبہ کو اہمیت حاصل ہے۔

بدھ مت میں مقدس پانی: مختلف روایات میں اہمیت

بدھ مت میں مقدس پانی جسے اکثر بم چُو کہا جاتا ہے تینوں بڑی شاخوں، تھیرواڑ، مہایان، اور وجریانہ (تبتی بدھ مت)، میں روحانی اہمیت رکھتا ہے، یہ پانی عبادات میں برکت، تطہیر (پاکیزگی) اور ثواب کے حصول کے لیے استعمال ہوتا ہے اور پاکیزگی اور روحانی طاقت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

تھیرواڑ بدھ مت

تھیرواڑ بدھ مت کا دار مدار پالی کینن پر ہے، جس میں راہبوں کے قواعد (ونیہ)، بدھ کے خطبات (سنتے)، اور فلسفہ و نفسیات (ابھی دھم) شامل ہے۔

مقدس پانی کا استعمال

بدھ ستو کی دعائیں: کشتی گربھ، بدھ ستو اپنے عقیدت مندوں کو برکت والا پانی عطا کرتے ہیں۔

شاہی رسومات میں

لڑکیوں کو رانی بنانے کی تقریب میں استعمال ہوتا ہے۔ "کارپینٹر زبور" کو بادشاہ بنانے کی تقریب میں استعمال ہوتا ہے۔

بم چُو رسم

یہ رسم رنال رنچن لنگپا نے متعارف کروائی، اور تبت و چین میں روحانی اہمیت کی وجہ سے مقبول ہوئی۔[25]

سکھ مت میں مقدس پانی کی تقدیس

سکھ مت ایک توحیدی مذہب ہے جو 15 ویں صدی کے آخر میں برصغیر کے پنجاب کے علاقے میں ابھر کر سامنے آیا۔ اس مذہب کی بنیاد گرونانک دیو جی (1469–1539) نے رکھی، جنہیں سکھوں کا پہلا گرو (روحانی پیشوا) مانا جاتا ہے۔ سکھ مت کا بنیادی پیغام خدا کی وحدانیت، انسانیت سے محبت، مساوات، اور خدمت خلق پر مبنی ہے۔ گرو گرنتھ صاحب سکھ مت کی مقدس کتاب ہے، اس میں گرونانک سمیت مختلف گروؤں، بھگتوں اور صوفیوں کی بانی (تعلیمات) شامل ہیں۔

سکھ مت میں پانی کی تاریخ

گرونانک دیو جی کی پیدائش 15 اپریل 1469ء کو ہوئی۔ ان کی جائے پیدائش رائے بھوئی کی تلونڈی ہے، جو اب ننکانہ صاحب (ضلع شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان) کے نام سے مشہور ہے۔ ان کا معمول تھا کہ وہ اندھیرے میں اٹھ کر اپنے بچپن کے دوست "مردانہ" کے ساتھ (جو رباب بہت اچھا بجاتا تھا)، شہر کے پاس بین ندی کے کنارے پہنچ جاتے تھے۔ ندی کے ٹھنڈے پانی میں غسل کرنے کے بعد وہ ندی کے کنارے ہی بیٹھ جاتے اور دن چڑھے تک خدا کی حمد و ثنا اپنے اشعار میں کیرتن کی شکل میں کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دن صبح کو گرونانک اپنے معمول کے مطابق ندی میں غسل کے لیے گئے تو آپ کے کپڑے اس کے کنارے پائے گئے تھے۔ تمام لوگوں کو یقین ہو گیا کہ وہ ندی میں ڈوب گئے ہیں۔ نواب دولت خاں نے جو گرونانک کو بہت عزیز رکھتا تھا اور تمام متعلقین نے غوطہ خوروں اور جال ڈالنے والوں کے ذریعہ انتہائی کوشش کی، مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ ندی میں غائب ہونے کے تین دن بعد وہ دوبار ظاہر ہوئے۔ لوگوں کی انتہائی حیرت اور استفسارات کا جواب انھوں نے خاموشی سے دیا اور اگلے دن جب انھوں نے زبان کھولی تو پہلا کلمہ ان کی زبان سے یہ نکلا "نہ کوئی ہندو نہ کوئی مسلمان"۔

سکھ مت میں مقدس پانی کو "امرت" کہا جاتا ہے۔ اس کے معنی ہیں روحانی طور پر پاک پانی ہے، جو "خالصہ" بنانے کی رسم میں استعمال ہوتا ہے۔ اس رسم کو "امرت سنچار" یا "کھنڈے دی پہول" کہا جاتا ہے۔

امرت بنانے کا طریقہ

میں پانی لیا جاتا ہے۔ (Bata) ایک لوہے کی کڑاہی اس میں پتاشے (شکر کی گولیاں) ڈالے جاتے ہیں۔ پانچ پیارے (پنج پیارے)، جو کہ خالصہ کے نمائندہ ہوتے ہیں، پانچ بانیاں (مقدس سکھ دعائیں) پڑھتے ہیں؛

1. جپُ جی صاحب
2. جاپ صاحب
3. تیرے فضل سے

4. بنتی چھپائی
5. آنند صاحب

سے ہلایا جاتا ہے۔ (Khanda) یہ دعائیں پڑھتے وقت پانی کو دو دھاری تلوار امرت تیار ہونے کے بعد، اسے خالصہ بنانے کے لیے پینے اور سر پر چھڑکنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ رسم "امرت سنچار" کہلاتی ہے، جو سکھ مت میں روحانی پیدائش اور خالصہ برادری میں شمولیت کی علامت ہے۔ امرت جسم، ذہن اور روح کی پاکیزگی کی علامت ہے۔ یہ انسان کو "خالصہ" بناتا ہے، یعنی وہ جو صرف خدا کے حکم پر عمل کرتا ہے، اور حق، عدل اور خدمت کا علمبردار ہوتا ہے۔[26]

بہاولپور میں سکھوں کا مقدس کنواں

اوچ شریف میں سرخ پوش جلال الدین کے مزار کے سامنے سکھ مت کا کنواں واقع ہے اس کنوے کو کرارے یا کراڑی والا کھوہ (یا "سکھوں کا کنواں") کہا جاتا ہے یہ وہ مقام ہے جہاں گرونانک جی نے قیام کے دوران پانی پیا تھا۔ سکھ مذہب کے بانی گرونانک صاحب ہیں اس لیے جس جگہ گرونانک صاحب نے قیام کیا تھا اس جگہ کو سکھ مت اپنے لیے برکت کی جگہ سمجھتے ہیں۔

خلاصۃ البحث

زیر نظر تحقیق "برصغیر میں رائج مذاہب میں پانی کی تقدیس کا تاریخی مطالعہ" میں برصغیر اور اس سے جڑے مذاہب کے تاریخی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی کو تقریباً ہر مذہب میں روحانی، مذہبی اور بطور ذریعہ طہارت کے یکساں اہمیت حاصل ہے۔ ہندو مت میں گنگا، یمنا اور سرسوتی جیسے دریا دیویوں کا روپ سمجھے جاتے ہیں، جن میں اشنان گناہوں سے نجات اور موکش (نجات) کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔ بدھ مت میں پانی ذہنی سکون، طہارت اور دھیان (مراقبہ) کی علامت ہے، اور خانقاہوں میں پانی کا برتن عبادتی ترتیب کا حصہ ہوتا ہے۔ جین مت میں پانی کے استعمال میں حد درجہ احتیاط برتی جاتی ہے کیونکہ ان کے مطابق پانی میں بھی جاندار موجود ہوتے ہیں، مگر طہارت کے لیے اسے پاکیزہ مانا جاتا ہے۔ سکھ مت میں امرت (مقدس پانی) کو خالصہ پنتھ میں داخلے کا ذریعہ مانا جاتا ہے، اور مقدس سرور، جیسے امرتسر میں اشنان روحانی فیض کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اسلام میں پانی کو نہایت مقدس حیثیت حاصل ہے، وضو، غسل اور طہارت کے لیے لازم ہے، اور خاص طور پر زمزم کا پانی جو حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کے واقعے سے منسلک ہے، اسے روحانی اور جسمانی شفا کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔ عیسائیت میں پانی کو روحانی پاکیزگی، توبہ اور نجات کی علامت سمجھا جاتا ہے، خاص طور پر "بپتسمہ" کا عمل، جس میں پانی کے ذریعے انسان کو گناہوں سے پاک کر کے روحانی زندگی میں داخل کیا جاتا ہے، نہایت اہم اور مقدس سمجھا جاتا ہے۔ یہودیت میں بھی پانی کو طہارت اور عہد کی تجدید کا ذریعہ مانا

گیا ہے، "خاص طور پر "مِک وے" نامی غسل کی رسم میں جو روحانی صفائی کی علامت ہے۔ ان تمام مذاہب میں پانی نہ صرف جسمانی زندگی کا بنیادی جزو ہے بلکہ روحانیت، پاکیزگی، نجات اور الٰہی قرب کا ذریعہ بھی ہے، جو اس کی ہمہ گیر تقدیس کو نمایاں کرتا ہے۔

اس تحقیق کے نتیجے میں یہ بھی واضح ہوا کہ برصغیر کے مختلف مذاہب میں پانی محض ایک طبعی ضرورت نہیں بلکہ ایک گہرے روحانی، علامتی اور مذہبی مفہوم کا حامل عنصر ہے۔ تمام مذاہب میں یہ مشترک پہلو سامنے آیا کہ پانی کو پاکیزگی، طہارت، اور مذہبی فریضے کی ادائیگی میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مثلاً، اسلام میں زمزم کا پانی ایک مقدس معجزہ تصور کیا جاتا ہے جسے روحانی شفا اور سنتِ ابراہیمی کی علامت سمجھا جاتا ہے، جب کہ عیسائیت میں بپتسمہ کے ذریعے پانی انسان کی باطنی صفائی اور نئ روحانی زندگی کی علامت بن جاتا ہے۔ یہودیت میں "مِک وے" کے ذریعے پانی کو روحانی تجدید اور عہد کی علامت مانا جاتا ہے۔ سکھ مت میں "امرت" نہ صرف طہارت بلکہ ایک روحانی عہد کی بنیاد ہے، جو اجتماعی مذہبی شناخت کو مضبوط کرتا ہے۔ جین مت میں پانی کے استعمال میں احتیاط اس بات کا مظہر ہے کہ پانی میں بھی حیات کی موجودگی کا یقین ہے، جس سے ان کی عدمِ تشدد پر مبنی فکر کی عکاسی ہوتی ہے۔ بدھ مت میں پانی مراقبہ اور اندرونی سکون کا ذریعہ ہے، اور ہندو مت میں گنگا جیسے دریاؤں کو دیوی مان کر ان میں اشنان کو نجات کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ ان تمام مشاہدات سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگرچہ ہر مذہب میں پانی کی رسومات، استعمال اور تصور کا انداز جدا ہے، لیکن پانی کو "مقدس، پاکیزہ، اور روحانی رابطے" کا ذریعہ ماننے کا تصور ایک مشترکہ بنیاد فراہم کرتا ہے۔ یہ ہم آہنگی نہ صرف مذاہب کے درمیان مکالمے کو فروغ دیتی ہے بلکہ ماحول، فطرت اور روحانیت کے درمیان تعلق کو بھی اجاگر کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

[1] Al-Qurān, Al-Anbīyā 21:30.

[2] Ibn kathīr, Imād-u-dīn, Tārīkh Ibn kathīr (Karachi: Nafees Academy, 1987) P.165.

[3] Ibn-e-Mājah, Muḥammad bin Yażīd, Sunan Ibn-e-Mājah (Beirut:Dār al-Fikr,1993) Kitāb: Al-Manāsik, Bāb: Al-Shurab min Zamzam, Ḥadīth No;3062.

[4] Al-Qurān, Al-Kaūthar, 108:1.

[5] Ibn-e-Hishām, Sīrat Ibn-e- Hishām (Lahore: Idārah Islāmīyāt, 1998) P.260.

[6] Gospel of Mathew, 1:3

[7] Ibid , 3:13-17.

[8] Falāḥī, Maūlānā Anīs Aḥmad, Mażāhib-e-ʻĀlam kā Taqābulī Mutāliʻah (Maktabah: Qāsim al-ʻlūm) P.172-199.

[9] Ibid

[10] Ibid

---

[11] Maūdūdī, Abū al-A'lā, Tafhīm ul-Qurān (Lahore: Naveed Hafeez Printers, 2006) Vol.1, p.78-79.

[12] B. Keritot 8b

[13] Al-Qurān, Al-Baqarah 2:60.

[14] Maūdūdī, Tafhīm ul-QurānVol.1, p.78-79.

[15] Al-Qurān, Al-A'rāf, 7:160.

[16] Mahārishī , Ghulām Rasūl Mahāwīrī, Mahā Bhārat (Urdu Trans) (Lahore: Bazam-e-Iqbāl, P.11-13.

[17] Ibid

[18] Ibid

[19] Ibid

[20] Mahārishī, Mahā Bhārat،P.11-13.

[21] Ibid

[22] Ibid

[23] Fārūqī, 'Imād ul-Ḥasan Āzād, Dunyā kay Baray Mazāhib (Lahore: Maktabah Jadīd Press, June 2013) P.47.

[24] "Wisdomlib,"Holy Water, last modified June 14, 2025, https://www.wisdomlib.org/concept/holywater#:~:text=Buddhist%20concept%20of%20'Holy%20water'&text=(1)%20Ritual%20water%20used%20in,traditional%20beliefs%20of%20the%20story.

[25] "Wisdomlib,"HolyWater,lastmodifiedJune14,2025 ، https://www.wisdomlib.org/concept/holywater#:~:text=Buddhist%20concept%20of%20'Holy%20water'&text=(1)%20Ritual%20water%20used%20in,traditional%20beliefs%20of%20the%20story.

[26] Falāḥī, Mazāhib-e-'Ālam kā taqābulī Mutāli'ah, P.388.